

## علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں معاون عوامل و اسباب

\*سید عبدالغفار بخاری

امر واقعہ یہ ہے کہ عہد بن امیہ دراصل اسلامی تاریخ کا ایک زریں اور قابل ذکر دور تھا، جو حضرات صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کی مقدس ہستیوں سے منور تھا۔ یہ حضرات آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے تربیت یافتہ تھے، ان کے افعال و اقوال میں حضورؐ کی تعلیم قدسی کی ہی جھلک تھی، ان کے اعمال نبی کریم ﷺ کی پیرودی کے ترجمان تھے، انہیں حدیث سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی، انہیں ایک طرف فرامیں رسول ﷺ کو دوسروں تک پہنچانے کا اہم دینی فریضہ سونپا گیا تھا اور دوسری طرف انہیں یہ خوف بھی لاحق تھا کہ کہبیں کوئی غلط بات اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے، چنانچہ انہوں نے طلب حدیث کیلئے دور دراز علاقوں کا سفر کیا اور لوگوں کو حدیث رسول سے روشناس کرایا اور اس کی تعلیم اور اشاعت میں مصروف ہو گئے، انہی قدر تی و خارجی عوامل کے سبب علم حدیث کی خوب نشر و اشاعت ہوئی۔

عہد امیہ پر بنو ایک طاری نظر ڈالنے سے بہت سے عوامل و اسباب کی نشاندہی ہوتی ہے جن کی وجہ سے علم حدیث کی ترویج و اشاعت متاثر ہوئی، ان میں سے کچھ عوامل ایسے تھے جنہوں نے اس کی ترقی اور نشر و اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ علم حدیث کی نشر و اشاعت میں بہت سے عوامل کا فرماتھے جن میں سے درج ذیل عوامل نے بنیادی کردار ادا کیا:

صحابہ کرامؓ کی موجودگی:

بنو امیہ کا دور اس حوالے سے بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے ابتدائی ساٹھ ستر برس میں صحابہ کرامؓ کی اچھی خاصی تعداد تھی۔ جو مرکزی علاقوں اور شہروں میں پھیلے ہوئے تھے۔ آخری صحابی حضرت عامر بن واٹلہ جن کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ آخری صحابی تھے جن پر صحابہؓ کا دور ختم ہو گیا۔ حافظ ابن حجر نے جریر بن حازم کا بیان نقش کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

«کنت بمکة سنۃ عشر و مائۃ فرائیت جنازۃ فسألت عنها فقيل ابوالطفیل»<sup>(۱)</sup>

میں ۱۱۰ھ میں مکہ میں تھا میں نے ایک جنازہ دیکھا جس کے بارے میں نے پوچھا تو (مجھے) بتایا گیا کہ ابو الطفیلؓ کا جنازہ ہے۔

مولانا سید مناظر احسن گیلانی نے جو تیس صحابہ کرامؓ کے نام گنوائے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے بعد اسی سے سوال تک اور علاقوں میں زندہ رہے (۲)۔

علم حدیث کی ترویج و اشاعت

صحابہ کرام اشاعت حدیث کیلئے مختلف مفتوحہ ممالک میں پھیل گئے اور لوگوں کو حدیث کی تعلیم دینے میں مصروف ہو گئے۔ حضرت ابوذر لیں خولانی کا بیان ہے کہ میں حص کی مسجد میں گیا تو وہاں ایک مجلس میں بیٹھ گیا جس میں بتیں صحابہ کرام تشریف فرماتے تھے، (۳)۔

علامہ ذہبی نے بیان کیا ہے کہ ”حضرت ابوالدرداء“ دمشق میں سکونت پذیر تھے اور جب درس حدیث دینے کیلئے مسجد جاتے تو ان کے ساتھ شاکقین علم کا اس قدر بحوم ہوتا تھے کہی بادشاہ کے ساتھ ہوتا ہے، (۴)۔  
امام سیوطی بیان کرتے ہیں:

”كان لـحـابـرـ بن عـبـدـالـلهـ حلـقـهـ فـي الـمـسـجـدـ النـبـوـيـ يـؤـخـذـعـنـهـ الـعـلـمـ“ (۵)

حاجہ بن عبد اللہ کا حلقد درس مسجد نبوی میں تھا اور لوگ ان سے علم حاصل کرتے تھے۔

صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ جب حدیث بیان کرتے تو آپ کے سامنے (کثرت بحوم کی وجہ سے) لوگوں کی ایک دیوار کھڑی ہو جاتی تھی (۶)۔

ایک اور صحابی کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ حدیث بیان کرتے تو ان کے گرد لوگوں کا اس قدر بحوم ہو جاتا تھا کہ ان کو مکان کی چھپت پر چڑھ کر حدیث بیان کرنا پڑتی تھی (۷)۔

نصر بن عاصم لشی فرماتے ہیں کہ ”میں کوفہ کی مسجد میں گیا تو ایک حلقة نظر آیا جو نہایت خاموشی سے ایک شخص کی طرف کان لگائے ہوئے تھے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ حضرت حذیفہ بن یمان ہیں“، (۸)۔

مختلف شہروں اور علاقوں میں صحابہ کرام کی موجودگی نے حدیث کی ترویج و اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔  
تربيت رسول:

صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے تربیت یافتہ تھے ان کے افعال و اقوال میں حضور ﷺ کی تعلیم تدری کی ہی جھلک تھی اور انہی کی بدولت دین اسلام کا تسلیم قائم ہوا۔

محمد بنین کرام نے کتب حدیث میں مرفوع احادیث کے ساتھ صحابہؓ کے افعال و اقوال پر مشتمل ایک بڑا ذخیرہ بھی روایت کیا ہے۔ صالح بن کیسان (۱۲۰ھ) بیان کرتے ہیں۔

”اجتمعنا أنا و ابن شهاب و نحن نطلب العلم فاجتمعنا على أن نكتب السنن فكتبنا كل شيء سمعناه عن النبي ﷺ ثم كتبنا أيضا ما جاء عن أصحابه فقلت لا ليس بسنة وقال بلو سنة فكتب و لم أكتب فنفع و ضيعت“ (۹)

### رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت و عقیدت:

صحابہ کرامؓ کی نبی ﷺ سے بے پناہ محبت و عقیدت بھی حدیث کی ترویج و اشاعت میں ایک بڑا موثر عامل رہا ہے۔

قرآن کریم نے حضور ﷺ کے بارے میں تعلیم دیتے ہوئے صحابہ کرامؓ و مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنَّمَا مُنَوِّرٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْزِيزُهُ وَتُؤْقِرُهُ وَتَسْبِحُهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ (۲۰)

”تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ایمان لا اور اس (رسول ﷺ) کی تعظیم و تو قیر کرو“

چنانچہ صحابہ کرامؓ اسی تعلیم کی بدولت رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آواز تک پست رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی اس ادا کو پسند کرتے ہوئے ان کی مدح و تو صیف کرتے ہوئے انہیں متفقین کا سرٹیکیٹ عنایت کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغْضُبُونَ أَصْوَاتَهُمْ إِنَّمَا يَرْسُوْلُ اللَّهِ أَوْلَيَكُمُ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبُهُمْ لِلْتَّقْوَى﴾ (۲۱)

”بے شک جو لوگ اپنی آوازیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پرہیز گاری کے لئے پر کھلایا ہے“

مولانا ناظر احسن گیلانی اس عامل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”.....قرآن اور آنحضرت ﷺ کی پیغمبرانہ دعوت جو شاعرانہ زبان میں بلکہ الحقیقت مولانا حاجی مرحوم کی اس بلیغ تعبیر کی صحیح تصویر تھی:

عرب کی زمیں جس نے ساری ہلاadi وہ بھلی کا کڑ کا تھایا صوت ہاadi

ایک آواز میں سوتی بستی جگادی نبی اک لگن سب کے دل میں لگادی (۲۲)

اس نے صحابہ کرامؓ کی ذہنی قوتیں اور عملی توانائیوں میں نبی زندگی کی روح بھر کر ان میں ایسی ہلچل پیدا کر دی تھی

کہ بقول گاؤفرے ہنگس (God Fray Hungs)

”عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اپنچا ہو کہ محمد ﷺ کے پیغام نے وہ نشہ آپ ﷺ کے پیروؤں میں پیدا کر دیا تھا جس کو عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ اور میں تو کہتا ہوں کہ عیسائی ہی نہیں بلکہ دنیا کو چاہئے کہ یہ یاد رکھے کہ اس نشر کی نظر نہ اس سے پہلے دیکھی گئی اور نہ اس کے بعد دیکھی جا سکتی ہے“ (۲۳)

حضرت عروۃ بن مسعود ثقہی صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کی طرف سے اپنچی بنا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیج گئے

تھے۔ اس نے واپس جا کر قریش کو صحابہ کرامؓ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت و عقیدت کو اس طرح بیان کیا:

”ای قوم واللہ لقد وفت علی الملوك وفت علی قبصرو کسری والنحاشی والله مارأیت  
ملکاً قط يعظمه أصحابه ما يعظم أصحاب ملکاً محمدًا والله إن تنختم نحاماً إلا وقعت في  
کف رجل منهم فدلک بھا وجهه وجده وإذا أمرهم ابتدروا أمره وإذا توپساً کادوا يقتلون  
على وضوءه وإذا تكلم خفظوا أصواتهم عنده وما يحدقون إليه النظر تعظيمًا له“ (٢٤)

”اے قوم! بخدا میں قیصر و کسری اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں بخدا میں نے کسی بادشاہ کو  
نبیس دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں خدا  
کی قسم وہ کھنکار بھی تھوکتے تھے تو کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر پڑتا تھا اور وہ شخص اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل  
لیتا تھا اور جب کوئی حکم دیتے تھے تو اس کی بجا آدمی کے لئے سب دوڑ پڑتے تھے اور جب وضو کرتے تھے تو  
معلوم ہوتا تھا کہ اس کے وضو کے پانی کیلئے لوگ لڑپڑیں گے اور جب کوئی بات بولتے تھے تو سب اپنی  
آواز میں پست کر لیتے تھے اور فرط تعظیم کے سبب انہیں بھر پور نظر سے نہ دیکھتے تھے“

ظاہر ہے کہ جن کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ اس نوعیت کا ہو کہ وضو کے پانی اور لعاب وغیرہ کو نیچے نہ  
گرنا دیں، تو وہ بھلا آپ ﷺ کے امام و نوابی جو شریعت کا حصہ ہیں، کس طرح ان میں کوتاہی برداشت کرتے تھے، اور جب کوہ خود  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین اسلام کے محافظ اور مبلغ قرار دیے گئے تھے۔

ابلاغ حدیث کی ذمہ داری کا احساس:

آنحضرت اکواعیم امت کی بہت فکر تھی آپ اپنے صحابہؓ کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:  
”إن الناس لكم تبع وإن رجالاً ياتونكم من أقطار الأرض يتفقهون في الدين وإذا أتوكم  
فاستوصوا بهم خيراً“ (٢٥)

”لوگ تمہارے پیچھے لگنے والے ہوں گے اور وہ تمہارے پاس دنیا کے اطراف سے دین کی سمجھ بوجھ حاصل  
کرنے کے لئے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں اچھی باتیں بتانا،“  
چنانچہ صحابہؓ کرام مصروف رسول اللہ ﷺ کے اقوال و اعمال کی صرف اتباع ہی ضروری نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان  
پر یہ فرضیہ بھی عائد تھا کہ وہ اس دین کو دوسروں تک پہنچائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَايُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (٢٦)

”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے نکالے گئے ہو تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو،“

نیز قول باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَتُكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (۲۷)

تم میں سے ایک گروہ جو نبی اور بھلائی کی طرف لوگوں کو بلاۓ اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے۔

انہی آیات کریمہ کی روشنی میں نبی ﷺ نے صحابہ کرام تبلیغ اسلام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((ولیلیغ الشاہد الغائب )) (۲۸) "حاضر غائب کو پہنچادے"

نیز: ((اللّادسواء ۲۹) "آگاہ رہو حاضر غائب کو پہنچادے"

مختلف اطراف سے وقتاً فو قتاً آنے والے فوڈ کو تعلیم دینے کے بعد آپ ﷺ انہیں حکم فرماتے:

((احفظوهن و أخبروا بهن من وراء كم .....)) (۳۰)

ان باتوں کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں انہیں اس کی خبر دو۔

آپ ﷺ نے اس شخص کا انجام بھی بتا دیا جو تبلیغ دین کے فریضہ کو ترک کر دالتا ہے اور کتناں علم کا مرتبہ ٹھہرتا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((من سئل عن علم علمه ثم كتمه الْجَمِيعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِحَامِ الْمَنَارِ)) (۳۱)

"جس سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اسے جانتا ہو پھر وہ اسے چھپائے اسے قیامت کے دن آگ کی لگام میں جکڑا جائے گا"

صحابہ کرام نے تبلیغ دین کا پورا پورا حق ادا کر دیا اور انہی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ بعض صحابہ شکرات الموت میں بھی حدیث بیان کرنے کا اتزام کرتے۔ ان کا یہ مضموم ارادہ حضرت ابوذر غفاریؓ (۳۲) کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

”لَوْ وَضَعْتُمُ الصِّصَامَةَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارْتُ إِلَى قِفَاهِ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أَنْفَذَ كَلْمَةَ سَمِعْتُهَا مِنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تَحِيزُوا عَلَى لَأْنَفْدَتْهَا“ (۳۲)

"اگر تم توار اس پر اپنی گروہ کی طرف اشارہ کیا رکھ دو پھر مجھے معلوم ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سن تھی اور اسے میں بیان کر سکوں گا تو میں اسے ضرور بیان کروں گا پیش اس کے کہم اسے (توار) مجھ پر چلا دو"

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:

”إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبْوَابِ هَرِيرَةَ وَلَوْلَا أَبْيَانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَثَ حَدِيثًا ثُمَّ يَتَلَوُ (۳۳)

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكُمُونَ مَا أَنْزَلَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ .....﴾ (۳۴)

”بے شک لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے اور اگر کتاب اللہ کی دو آیات نہ ہوتی تو میں کبھی حدیث بیان نہ کرتا پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ”بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور ہدایت کو چھپاتے ہیں.....“

نبی ﷺ کی طرف سے صحابہ کرامؐ کو یہ توثیق بھی حاصل ہو گئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو دوسروں تک منتقل کریں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((تسمعون ويسمع منكم ويسمع من الذين يسمعون منكم)) (۳۵)

تم مجھ سے سن رہے ہو، تم سے بھی سنا جائے گا اور جن لوگوں نے تم سے سنا ان سے بھی لوگ سنیں گے۔ عید کا خوف:

موضوع روایات پر آنحضرت ﷺ کی وعید صحابہ کرامؐ کے سامنے تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تكذبوا علىٰ فَإِنَّهُ مِنْ كَذَّابِ النَّارِ)) (۳۶)

”مجھ پر جھوٹ مت کہو کیونکہ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ آگ میں داخل ہو گا۔

اسی وعید کے خوف کے پیش نظر صحابہ کرامؐ بہت کم احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے:

”إِنَّهُ لِيَعْنُونِي أَنْ أَحْدَثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْ تَعْمَدَ عَلَىٰ كَذَّابًا فَلَيَتَبَوَّأْ مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ“ (۳۷)

”مجھ نبی ﷺ کے فرمان ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنائے“ نے تمہیں زیادہ احادیث بیان کرنے سے روک رکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زیرؓ اپنے والد حضرت زیر بن عوام سے بیان کرتے ہیں:

”إِنِّي لَا أَسْمَعُكُ تَحْدِثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَحْدُثُ فَلَانُ فَلَانُ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَفَارِقْ“  
ولکن سمعتہ یقول من کذب علىٰ فلیتبوأْ مقعده من النار“ (۳۸)

”میں نے فلاں کی طرح آپ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا تو

حضرت زیر نے جواب دیا میں تو رسول اللہ ﷺ سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن میں نے آپ ﷺ

سے یہ کہتے ہوئے سنا جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنائے“

ایک دوسری روایت میں راوی کا بیان ہے کہ حدیث بیان کرنے کے بعد آپ کی کیفیت اس طرح ہو جاتی کہ:

”ارتعد و ارتعدت ثیابہ تنفع او داجہ اغورت عیناہ“ (٤٠)

”آپ کا پنے لگتے اور ان کے کپڑوں میں تھرھری پیدا ہو جاتی، گردہ کی رگیں پھول جاتی، آنکھیں آنسوؤں سے گھر جاتیں،“

اور بعض صحابہؓ نے حدیث بیان کرنے سے قبل حدیث (من کذب علی متعتمداً ..... پڑھ لیتے۔ مند امام احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں یہ مقتول ہے:

”بیتدا بحدیشہ بآن یقول قال رسول الله ﷺ الصادق المصدوق ابو القاسم ﷺ من کذب علی متعتمداً فلیتبوا مقدده من النار“ (٤١)

”اپنی حدیث کی ابتداء کرتے ہوئے فرماتے رسول اللہ ﷺ صادق و مصدق ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر قصد اجھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنائے“

صحابہ کرامؓ کو ایک طرف یہ خوف لاحق تھا کہ کہیں غلط بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے اور دوسری طرف دین کو پہنچانے کا جذبہ کا فرماتھا۔ چنانچہ صحابہؓ کا یہی حزم و احتیاط حدیث کی ترویج و اشاعت میں ایک موثر عامل رہا۔

تابعین و تبع تابعین کی موجودگی:

آغوش صحابہؓ میں تعلیم پانے والے عظیم المرتب تابعین کرام اور تبع تابعین جو تابعین کے حلقة درس کے فیض یافتہ تھے ان حضرات نے صحابہؓ کی علمی اور اخلاقی برکتوں کو سارے عالم میں پھیلایا ہے جن کی مشترک اور اہم کارنامہ حفاظت حدیث اور اشاعت حدیث ہے۔ اور عهد بنو امیہ ان مقدس ہستیوں سے عبارت ہے۔ ان کی موجودگی علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں ایک موثر عامل رہا ہے۔

مختلف بیادر و امصار کا سفر:

حضرات صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین نے طلب حدیث اور صحیح حدیث کیلئے دور رازِ ممالک کا سفر کیا اور اس راہ میں

سمی و جهد کا کوئی دیقائقہ فروگز اشت نہ کیا۔ انہوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا اور جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا۔ تو اس کے نتیجہ میں حوادث و مسائل میں بھی اضافہ ہوا تو یہ حضرات ادھر ادھر منتشر ہو گئے حدیث کے طلب گاروں میں علمی رحلت کا بڑا چھپا ہوا، جس کی وجہ سے انہوں نے کثرت سے سفر کیے۔

حدیث کی ترویج و اشاعت کے ذرائع:

صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد کے ادوار میں حدیث کی ترویج و اشاعت میں جو ذرائع استعمال کیے گئے ہیں جن میں سے حفظ حدیث، نماکرہ حدیث، کتابت حدیث اور تعامل حدیث قابل ذکر ہیں جن کی وجہ سے علم حدیث کی حفاظت اور اس کی اشاعت میں نہایاں اثر پڑا ہے جو ایک بندیدی عامل ہے۔

اسلامی فتوحات کی وسعت:

عہد رسالت کے بعد صحابہ کرام کی مسامی جیلیہ کی بدولت اسلامی حکومت کے دائرہ میں وسعت آئی اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ لِيُسْتَخْلَفُنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (۴۲)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اعمال صالحہ کیے ان سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں زمین کا خلیفہ بنائے گا جس طرح ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جوان سے پہلے تھے۔

چنانچہ ۷۱ھ میں عراق اور شام کمل طور پر فتح کر لیے گئے (۲۳)۔ ۲۰ھ میں سر زمین مصر کو زیر نکیس کیا گیا اور ۱۲۱ھ میں فارس کا علاقہ اسلامی قلمرو میں شامل ہوا (۲۴)۔

غرضیکہ جس طرح عہد خلفاء راشدین کے عہد میں بے شمار فتوحات ہوئی ہیں۔ اسی طرح عہد بزمیہ میں بھی بہت ساری فتوحات ہوئیں۔

ان فتوحات کا نتیجہ ہوا کہ وہاں کے رہنے والے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور اسلامی تعلیمات و احکام کو سیکھنے کا مطالبہ کرنے لگے تو سلاطین و حکام نے دینی احکام و مسائل کی تعلیم دینے کیلئے صحابہ و تابعین کو ان شہروں میں بھیجا۔ اور کچھ صحابہ و تابعین نے اپنی مرضی سے ان شہروں کو پسند کر کے ان میں سکونت پذیر ہو گئے جہاں انہوں نے لوگوں کو حدیث کی تعلیم دی۔

علم حدیث کے مرکز:

صحابہ کرام و تابعین کے مختلف بلاد و انصار میں چلے جانے سے وہاں کتاب و سنت کی تعلیم کے مدارس کھل گئے جہاں دور و دراز علاقوں کے طلبہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے چشمہ علم سے اپنی پیاس بجھاتے اس دور میں مساجد تعلیم گاہ اور

مدینہ منورہ آنحضرت ﷺ کا دارالاہم تھا جہاں اکثر شرعی احکام نازل ہوئے اس وجہ سے آپ ﷺ نے اکثر احادیث ارشاد فرمائی تھیں۔ عہد رسالت کے بعد مدینہ منورہ ملت اسلامیہ کا مرکز اور کبار صحابہ کرامؐ کی اقامت گاہ تھا۔ اس اعتبار سے مدینہ کو صحابہؐ کے اولین وطن ہونے کا شرف حاصل تھا جس کو وہ دوسرے مقامات پر فضیلت دینے تھے اور کسی خاص سیاسی، معاشی یا تعلیمی ضرورت کے پیش نظر وہ مدینہ سے باہر نہیں جاتے تھے (۲۵)۔

مدینہ میں متعدد صحابہؐ تابعین ایسے تھے جنہوں نے حدیث و فقہ میں بڑی شہرت حاصل کی جن میں خلفاء اربعہ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت وغیرہ شامل تھے۔ تابعین میں سعید میتب، عروہ بن زبیر، ابن شھاب الزہری، عبید اللہ بن عتبہ، سالم بن عبد اللہ، محمد بن المکندر، قاسم بن محمد، نافع مولی ابن عمر اور دیگر حفاظ حديث جو حدیث اور فتویٰ کے مرجع تھے (۲۶)۔ اور تبع تابعین میں سے عبد اللہ بن عمرو بن ابی ذہب، محمد بن عجیلان، جعفر الصادق، امام مالک، نافع بن ابی نعیم، سلیمان بن بلاں، اسماعیل بن جعفر وغیرہ (۲۷)۔

#### دارالحدیث مکہ مکرہ:

جب آنحضرت ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو قرآن کریم کی تعلیم اور حلال و حرام کے مسائل سکھانے کیلئے حضرت معاویہ بن جبل کو وہاں قیام کرنے کا حکم دیا جن سے حضرت ابن عباسؓ نے روایت کی ہے بعد ازاں حضرت ابن عباسؓ بصرہ سے مکہ واپس آئے تو وہ بھی یہاں کے رئیس قرار پائے۔ ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کرامؐ یہاں قیام پذیر تھے۔ مثلاً حضرت عبد اللہ بن سائب مخزوی، حضرت عتابؓ بن اسید، حضرت خالد بن اسید، حضرت حکمؓ بن ابی العاص، حضرت عثمانؓ بن طلحہ وغیرہ (۲۸)۔

مکہ کے دارالحدیث میں حضرت ابن عباسؓ کے زیر اثر جن تابعین نے استفادہ کیا ان میں سے مجاہد بن جبیر، عکرمہ مولی، ابن عباسؓ، عطاء بن ابی رباح، وغیرہ اور تبع تابعین میں سے عبد اللہ بن ابی شعیب، این کثیر المقری، حنظله بن ابی سفیان، عبد الملک بن عبد العزیز بن جرچن، این عینہ وغیرہ (۲۹)۔

## دارالحدیث کوفہ:

حضرت عمرؓ کے عہد حکومت میں جب عراق فتح ہوا تو کوفہ اسلامی افواج کا بہت بڑا مرکز تھا اس وقت تین سو صحابہ کرامؓ جن میں ستر بدری صحابہؓ بھی شامل تھے کام مکن کوفہ تھا۔ ان میں سے حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقار، حضرت سعیدؓ بن زید، حضرت خبابؓ بن ارت، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت حذیقؓ بن یمان، حضرت ابو موسیٰ الشعراؓ وغیرہ (۵۰)۔

کوفہ کے دارالحدیث کی قیادت و سیادت کا سہر حضرت ابن مسعودؓ کے سر ہے کیونکہ آپ کوفہ میں کثیر العلم تھے اور ان کا زمانہ قیام بھی دوسرے صحابہ کرامؓ کی نسبت زیادہ تھا اور ان صحابہ کرامؓ میں فیض حاصل کرنے والے بے شمار تابعین تھے جن میں سے حضرت ابن مسعودؓ کے ساتھ تلامذہ بھی شامل تھے۔ ان حضرات میں سے مسروق بن اجد عہدی، عبیدہ بن عمر بسلمانی، اسود بن زید نجاشی، کمیل بن زید نجاشی، عامر بن شراحیل الشعراؓ، سعید بن جبیر الاسدی، ابراہیم نجاشی، ابو سحاق لسینی، عبدالملک بن عییر وغیرہ اور تبع تابعین میں سے منصور بن امعتن، سليمان بن مهران وغیرہ قابل ذکر ہیں (۵۱)۔

## دارالحدیث بصرہ:

جب حضرت عمرؓ کے عہد میں عراق فتح ہوا تو اس وقت بصرہ بھی اسلامی افواج کا ایک بہت بڑا مرکز تھا جہاں پر بے شمار صحابہ کرامؓ کی تکونتگری تھے حضرت انسؓ بن مالک بصرہ کے سرخیل تھے ان کے علاوہ حضرت ابو موسیٰ الشعراؓ، حضرت انس بن عباسؓ جو حضرت علیؓ بن ابی طالب کی جانب سے بصرہ کے والی تھے، حضرت عتبہ بن غزوان، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابو بربہ الاسلامیؓ، حضرت معلقؓ بن یسار، حضرت عبد الرحمن بن سمرة، حضرت ابو زید الانصاریؓ، حضرت عبداللہ بن شخیر، حضرت ابو بکرؓ وغیرہ شامل ہیں (۵۲)۔

بصرہ کے دارالحدیث سے فارغ التحصیل ہونے والے بے شمار تابعین تھے جن میں سے حسن بصری جو پانچ سو کے قریب صحابہ کرامؓ سے مل چکے تھے، محمد بن سیرین، ایوب استخیانی، بہر بن حکیم القشیری، یونس بن عبید، خالد بن سہران، عبداللہ بن عون، عاصم بن سليمان الاحول، قاتاہ بن دعامة السدوسی، ہشام بن حسان، ابوالشعاع جابر بن زید، ابو بردہ ابی موسیٰ، مطرف بن عبد اللہ و دیگر تابعین کرام تھے۔ اور تبع تابعین میں سے ابن عون، جماد بن سلمہ اور حماد بن زید قابل ذکر ہیں (۵۳)۔

## دارالحدیث شام:

کافر کو جب شام فتح ہوا تو وہاں کے باشندے کثرت سے حلقہ گوش اسلام ہو گئے چنانچہ خلفاء راشدین نے بڑے

”شام میں رسول اللہ کے دس ہزار صحابہ کرام میں داخل ہوئے“

یزید بن ابی سفیانؓ نے حضرت عمرؓ کی طرف لکھا کہ اہل شام کی تعلیم کیلئے علماء شام بھیج جائیں (۵۵)۔

چنانچہ آپ نے حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبادۃ بن الصامت، حضرت ابوالدرداء کو شام بھیجا جو شام کے مختلف شہروں میں قیام پذیر ہو گئے۔ حضرت عبادۃ جمیں میں، حضرت ابوالدرداء دمشق میں، اور حضرت معاذ ارض فلسطین میں قیام پذیر ہو گئے۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عثمن کو بھی شام بھیجنے دیا (۵۶)۔

عہد بن امیہ میں بلاد شام میں خصوصاً دمشق میں علم حدیث کی خوب نشر و اشاعت ہونے لگی جہاں فضہاء، محمد شین، اور قراء حضرات کی خاصی تعداد تھی (۵۷)۔

صحابہ کرامؓ کے علاوہ کبار تابعین بھی تھے جنہوں نے سر زمین شام میں دعوت و تبلیغ کے فرائض انجام دیے، ان میں سالم بن عبد اللہ الحاربی، ابو ادریس الخوارنی، ابو سلیمان الدارانی، قبیصہ بن ذویب، مکحول بن ابی مسلم، رجاء بن حیوہ اور عییر بن حانی الدارانی، اور تبع تابعین میں سے عبدالرحمن بن عمر والاذاعی وغیرہ تھے (۵۸)۔

دار الحدیث مصر:

حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حضرت عمرؓ بن العاص ارضی مصدر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی بہت زیادہ تعداد تھی جن میں حضرت زیرؓ بن عوام، حضرت عبادۃ بن الصامت، حضرت مسلمہؓ بن مخلده، حضرت مقدارؓ بن اسود تھے جو اسلامی شکر کے امیر تھے جنہیں حضرت عمرؓ نے حضرت عمرؓ بن العاص کی مدد کیلئے بھیجا تھا (۵۹)۔

حضرت امیر معاویہؓ نے جب حضرت عمرؓ بن العاص کو شام کا ولی مقرر کیا تو ان کے بیٹے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بھی ہمراہ گئے۔ ان کے علاوہ بکثرت صحابہ کرامؓ نے مصر میں سکونت اختیار کر لی اور لوگوں کو دینی احکام کی تعلیم دینے میں کوشش رہے ان میں سے حضرت عقبہؓ بن عامر الجہنی، حضرت خارجہؓ بن حذافہ، حضرت عبداللہؓ بن سعد، حضرت مجہیہؓ بن جڑ، حضرت عبداللہؓ بن حارث، حضرت ابو بصرہ غفاریؓ، حضرت ابو سعد الٹیبریؓ، حضرت معاذ بن الجہنی، حضرت معاویہؓ بن حدائق، حضرت زیاد بن الحارث الصدائی وغیرہ شامل تھے (۶۰)۔

ان صحابہ کرامؓ سے فیض حاصل کرنے والے بہت سے تابعین بھی تھے جن میں یزید بن ابی جبیب، عمر بن الحارث، خیر بن نعیم الحضری، عبداللہ بن سلیمان الطوقیل، عبدالرحمن بن شریح الغافقی، حیوہ بن شریح الحنفی وغیرہ تھے (۶۱)۔

## دارالحدیث مغرب:

حضرت عثمانؓ نے ۲۵ھ کو مصر کے امیر، عبداللہ بن سعد کو افریقہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا اور ان کی مدد کیلئے مدینہ منورہ سے ایک لشکر بھیجا جس میں صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت ابن زیبرؓ بھی تھے۔ (۶۲)

۳۳ھ کو معاویہ بن حدثؓ کی طرف سے اپنے انصار کی ایک جماعت کو لے کر مغرب کو فتح کرنے کیلئے نکلے۔ بالآخر عقبہ بن نافع کی سرکردگی میں اسلامی لشکر نے مغرب کو فتح کر لیا۔ (۶۳)

فتح کے بعد بہت سارے صحابہ کرامؓ میں حضرت مسعود بن الاسود البوی، حضرت مسعود بن مخرمة، حضرت مقداد بن اسود، حضرت بلاطؓ بن حراث، حضرت جبلؓ بن عمرو، حضرت سلمہؓ بن الاکوع وغیرہ نے یہاں سکونت اختیار کر لی۔ (۶۴)

تابعین کی ایک جماعت بھی افریقہ میں داخل ہوئی جن میں سائب بن عامر، معبد بن عباسؓ، عبدالرحمن بن الاسود، عاصم بن عمر بن الخطاب، عبد الملک بن مروان، عبدالرحمن بن زید بن الخطاب، سلیمان بن یسار، عکرمہ مولیٰ ابن عباس قبل ذکر ہیں۔ (۶۵) حضرت عمر بن عبد العزیز نے بھی اہل افریقہ کی تعلیم کیلئے دس تابعین افریقہ بھیج تھے جن میں سے حبان بن ابی جبل، اسماعیل بن عبد اللہ الاعور، اسماعیل بن عبید، عبدالرحمن بن رافع، سعید بن مسعود ایجی وغیرہ تھے جنہوں نے اسلام کی دعوت و تبلیغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ (۶۶)

## دارالحدیث یمن:

عہد رسالت میں آنحضرت ﷺ نے حضرت معاویہ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ الشعراؓ کو یمن کی طرف بھیجا تھا۔ (۶۷) جنہوں نے وہاں جا کر دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جس سے بے شمار تابعین کرامؓ اور تبع تابعین نے فیض حاصل کیا ان میں سے وہب بن منبه، اور ان کا بھائی حام بن منبه، طاؤس بن کیسان، اور ان کا بھائی عبد اللہ بن طاؤس، عمر بن راشد، عبدالرزاق بن حام وغیرہ تھے۔ (۶۸)

## دارالحدیث خراسان:

صحابہ کرامؓ میں سے حضرت بریدہؓ بن حصیب الاسلامی، حضرت حکیمؓ بن عمرو الغفاری، حضرت ابو بزرگؓ الاسلامی یہاں سکونت پذیر تھے، تابعین رحمہ اللہ عنہم میں سے عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، اور تبع تابعین میں سے حسین بن واقد، ابو حمزہ السکری، عبداللہ بن مبارک، فضل بن مویٰ وغیرہ یہاں موجود تھے۔ بعد میں ان علاقوں سے بے شمار محدثین کرام پیدا ہوئے، جنہوں نے علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ (۶۹)

- ١١۔ الشاطئی، للعصام، ج: ١/٥٣۔ الشاطئی، للعصام، ج: ١/٥٣
- ١٢۔ الکاندھلوی، مقدمہ اوجز المسالک، ج: ٢/١٣۔ المالک، المؤطا، کتاب الحج، باب لس الشیاب المصبۃ فی الحرام، حدیث نمبر ۱۰، ج: ۲۷
- ١٣۔ ابن عبد البر، للستیعاب، ج: ١/٣١٥۔ ابن حجر، للصایپ، ج: ٢/٣٦١۔ ابن حجر، للصایپ، ج: ٢/٣٦١
- ١٤۔ مارکن: عراق میں سات شہروں کا مجموع جو بغداد کے جنوب میں دریائے دجلہ پر واقع تھا، الحموی، مجمم البلدان، ج: ٣/٢١٥
- ١٥۔ الشیانی، کتاب الآثار، ج: ١/١٥٢۔ عبد الرزاق، المصطفی، باب تحفیظ الایم، حدیث نمبر ٣٢٩، ج: ٣٢٧۔ الحشمتی، مجمع الزوائد، باب الاقتداء بالسلف، ج: ١/٨٢
- ١٦۔ الذہبی، تذکرة الحفاظ، ج: ١/١٢۔ اخلاق: ٩/٢٨۔ اخلاق: ١٢/٢٠۔ حالی، مدرس حالی، ج: ١٣٢
- ١٧۔ ابجرات: ٣/٣٩۔ مناظر گلستانی مدویں حدیث، ج: ١٩
- ١٨۔ الذہبی، تذکرة الحفاظ، ج: ١/١٢۔ عبد الرزاق، المصطفی، باب تحفیظ الایم، حدیث نمبر ٣٢٩، ج: ٣٢٧۔ الحشمتی، مجمع الزوائد، باب الاقتداء بالسلف، ج: ١/٨٢
- ١٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩
- ٢٠۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩
- ٢١۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩
- ٢٢۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب البصاق والمخاط ونحوه فی الشوب، ج: ٣٣۔ ابن هشام، السیرۃ، ج: ٢/٣١٣
- ٢٣۔ الترمذی، جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الاستیماء بنی يطبل العلم، حدیث نمبر ٢٦٥٠، ج: ٢/٤٠١
- ٢٤۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩۔ آنحضرت: ٣/٣٩
- ٢٥۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لمیغ اشہاد الغائب، حدیث نمبر ٢٠٢، ج: ٢/٢٣
- ٢٦۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لمیغ اشہاد الغائب، حدیث نمبر ٢٠٢، ج: ٢/٢٣
- ٢٧۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لمیغ اشہاد الغائب، حدیث نمبر ١٥٥، ج: ٣/٣
- ٢٨۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لمیغ اشہاد الغائب، حدیث نمبر ١٥٥، ج: ٣/٣
- ٢٩۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب أداء الحس من الإيمان، حدیث نمبر ٥٣، ج: ١٣
- ٣٠۔ الترمذی، جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی کستان العلم، حدیث نمبر ٢٢٣٩، ج: ٢/٢٠١
- ٣١۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب أداء الحس قبل القول والعمل، حدیث نمبر ١٥٠، ج: ١٦
- ٣٢۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب حفظ العلم، حدیث نمبر ١١٨، ج: ٢/٢٣
- ٣٣۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب فضل شرعاً العلم، حدیث نمبر ٣٥، ج: ٢/٥٢٥۔ ابو داؤد، السنن، کتاب العلم، باب فضل شرعاً العلم، حدیث نمبر ٣٥، ج: ٢/٥٢٥
- ٣٤۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب اثمن من كذب على النبی، حدیث نمبر ١٠٦، ج: ٢/٢٣
- ٣٥۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب اثمن من كذب على النبی، حدیث نمبر ١٠٦، ج: ٢/٢٣
- ٣٦۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب اثمن من كذب على النبی، حدیث نمبر ١٠٦، ج: ٢/٢٣
- ٣٧۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب اثمن من كذب على النبی، حدیث نمبر ١٠٦، ج: ٢/٢٣
- ٣٨۔ المخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب اثمن من كذب على النبی، حدیث نمبر ١٠٦، ج: ٢/٢٣
- ٣٩۔ الذہبی، تذکرة الحفاظ، ج: ١/٢٠۔ ابن حجر، للصایپ، ج: ٢/٢٠٨

- ۳۱۔ ابن حبیل، المسند، ص: ۲۰۳/۲  
⑧ ابن حجر، الاصابہ، ص: ۲۱۳/۲
- ۳۲۔ النور، ۵۵/۲۲۳
- ۳۳۔ تفصیل کے لئے دیکھئے، البلاذری، فتوح الشام، ص: ۲۵۸  
⑧ الطبری، التاریخ، ص: ۱۳۱
- ۳۴۔ تفصیل کے لئے دیکھئے، البلاذری، فتوح الشام، ص: ۲۲۰  
⑧ المقریزی، الخطط، ص: ۲۶۳/۱
- ۳۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ص: ۳۲۸/۵
- ۳۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ص: ۲۱۵  
⑧ الذہبی، سیر اعلام المذاہع، ص: ۳۰/۱
- ۳۷۔ الذہبی، الأ مصاریذ و اذات الآثار، ص: ۱۳  
الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۱۹۲
- ۳۸۔ الذہبی، الأ مصاریذ و اذات الآثار، ص: ۱۸  
الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۱۸
- ۳۹۔ الذہبی، الأ مصاریذ و اذات الآثار، ص: ۲۱  
الحاکم، علوم الحدیث، ص: ۹۱  
⑧ ابن سعد، الطبقات الکبری، ص: ۶/۲
- ۴۰۔ ابن القیم، اعلام المؤمنین، ص: ۲۰  
⑧ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۲۲۳
- ۴۱۔ الذہبی، الأ مصاریذ و اذات الآثار، ص: ۳۹  
الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۱۹۲  
⑧ الذہبی، الأ مصاریذ و اذات الآثار، ص: ۲۳
- ۴۲۔ البخاری، التاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۲۲۷  
⑧ الذہبی، الأ مصاریذ و اذات الآثار، ص: ۲۲۷
- ۴۳۔ محمد کرد، غوطہ دمشق، ص: ۱۳۱  
السخاوی، الاعلان بالتویج، ص: ۱۳۸  
⑧ محمد کرد، غوطہ دمشق، ص: ۲۷
- ۴۴۔ محمد کرد، غوطہ دمشق، ص: ۱۳۲  
الخواری، تاریخ داریاہ، ص: ۲۹  
⑧ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۲۲۲
- ۴۵۔ محمد کرد، غوطہ دمشق، ص: ۱۳۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ حسن ابراهیم، تاریخ الاسلام، ص: ۱/۲۳۶
- ۴۶۔ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۱۹۳  
الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۱۹۳  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۴۷۔ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص: ۲۳۱  
ابوالعباس، الاستفصالاً خبار دول المغرب لا قصی، ص: ۱/۲۷
- ۴۸۔ البلاذری، فتوح البلدان، ص: ۲۳۶  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۱۹۳
- ۴۹۔ ابوالعباس، الاستفصالاً، ص: ۱/۵  
۵۰۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۳۱۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۱۹۳
- ۵۱۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹  
۵۲۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹  
⑧ الذہبی، الأ مصاریذ و اذات الآثار، ص: ۱۹۲
- ۵۳۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۲۳۱  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹
- ۵۴۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۵۵۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۵۶۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۵۷۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۵۸۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۵۹۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۰۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۱۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۲۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۳۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۴۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۵۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۶۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۷۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۸۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸
- ۶۹۔ لشکی، طبقات علماء آفریقیہ، ص: ۱۹۳  
الخواری، تاریخ الکبیر، ص: ۱۶۹  
⑧ ابن عبدالحکم، فتوح مصر و اخبارہا، ص: ۲۲۸